مجلہ

السیرۃ ﷺ

خصوصی اشاعت برائے رمضان المبارک 1438ھ بمطابق 2017ء

DBF سیرت ریسرچ سینٹر، ڈیفنس کراچی، پاکستان

خصوصی نمبر

رمضان المبارک

1438ھ / 2017ء

DBF سیرت ریسرچ سینٹر، ڈیفنس کراچی، پاکستان

پتہ برائے خط و کتابت:

مجلہ السیرۃ ﷺ، DBF سیرت ریسرچ سینٹر

2-C ہائی لینڈ ٹریڈرز بلڈنگ، سیکنڈ فلور، سن سیٹ کمرشل لین، اسٹریٹ 6 فیز 2 ایکسٹینشن
DHA، کراچی۔ 021-35395928_0347-2027907

www.dbf.org.pk

dbf.sep@gmail.com

دلشاد بیگم فاؤنڈیشن

دلشاد بیگم فاؤنڈیشن کے تحت ہر ماہ غرباء و مساکین کو مفت راشن فراہم کیا جاتا ہے اور ایسے کئی مستحق گھرانے موجود ہیں جن میں کوئی کمانے والا یا تو ہے نہیں یا وہ معذور، مریض یا کمانے کی استطاعت نہیں رکھتا ایسے سفید پوش گھرانوں کی کفالت ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

آیئے دلشاد بیگم فاؤنڈیشن کے ساتھ مل کر اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے ماہانہ بنیاد پر ان کی مدد کریں۔

ماہانہ راشن فی پیکج: 3500/

Dilshad Begum Foundation

2-C Highland Traders Sunset Lane-3 Phase II Ext.
DHA Karachi-0347-2027907-021-35395928

فہرست

اداریہ

نقشِ خیال

سیرت النبی ﷺ وہ خوبصورت عنوان ہے جس کو بارگاہِ قدیر نے ''اسوہ حسنہ'' کے حسین وجمیل نام سے موسوم کیا ہے، رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات وَ صفات کو وہ معیارِ حق بنایا ہے جس پر رکھ اور پرکھ کر ہی کسی انسانی صفت وعمل کے صحیح اور غلط ہونے کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے، وَاِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیم (بے شک آپ ﷺ اخلاق کی عظمت پر فائز ہیں) کا مطلب ہی یہ ہے کہ سنتِ مطہرہ ہی وہ ابدی، دائمی، جامع کامل اور مکمل طریقِ زندگی (Way of Life) ہے جس کے مقابلے میں آج کی بظاہر بہت شاندار چمک دمک سے بھرپور لیکن خدا اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت پر مبنی جدید ترین طرزِ زندگی (Life Style) کو قبول کرنا ایسا ہی ہے جیسا ہیرے وجواہرات (Pearls and Diamonds) کے مقابلے میں کوئلہ اور پتھر کو زیادہ قیمتی سمجھ کر گلے میں ڈال لیا جائے۔

ایک مسلمان کا ایمان لذتِ تکمیل سے مالا مال ہوتا ہی اُس وقت ہے، جب وہ روحانی اور علمی اعتبار سے قربتِ رسول کے وجد آفرین احساس وجذبہ سے سرشار ہوجائے، اور اس کا طریقہ اور ذریعہ یہ ہے کہ جو مسلمان جتنا زیادہ سنتِ رسول ﷺ پر برضاء ورغبت عمل پیرا ہوگا، اتنا ہی زیادہ اُسے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ سے انوار وَ تجلیات اور رحمتیں و برکتیں حاصل ہونگی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ صمدیت میں کسی عمل کی قبولیت کا تنہا معیار ہی یہ ہے کہ کوئی کام، عمل، وظیفہ عبادت اور ریاضت نبی ﷺ کے اسوہ حسنہ سے کس قدر قریب ہے۔ مثلاً دانتوں کو صاف کرنے کے لیے اور دانتوں کی مختلف النوع بیماریوں کے علاج کے لیے ٹوتھ برش (Tooth Brush) کوئی دن میں ایک دو یا زیادہ مرتبہ استعمال کرے تو اس کی قطعاً کوئی ممانعت نہیں، بلکہ بسا اوقات دانتوں اور مسوڑھوں کی صحت کے لیے اس کا

استعمال بہت ضروری بھی ہوجاتا ہے، اور بیماری نہ ہوتب بھی بہرحال دانت صاف اور مضبوط تو ہوتے ہی ہیں، لیکن اُس کے مقابلے میں مسواک کی لکڑی حاصل کرنے کے لیے، درخت کی شاخ یا جڑ کو، یا اس کے کاٹنے کے عمل سے لے کر اُس کے خاص وضع وقطع میں رکھ کر اس کے کوٹنے یا چبانے اور پھر پنج وقتہ نماز کے لیے وضو کے دوران اُس کے استعمال کے لیے اُسے اٹھانے، اور پھر واپس رکھنے کے دوران جس قربتِ رسول کا ''عملی اور روحانی تجربہ'' ہوتا ہے، ایک سچا مسلمان ہی اُن کیفیات، احساسات اور جذبات کو محسوس کرسکتا ہے۔

مسلمان پیدائش سے لے کر زیست کے آخری لمحہ تک جس دائرے میں گھوم کر ربّ کی رضا اور آخرت کی کامیابی کو پیہم تلاش کر رہا ہوتا ہے اُس دائرے کا نام ہی سنتِ رسول ہے، یہ دائرہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے اتنا بڑا ہے کہ خود کائنات تو اس کے اندر سماتی ہی ہے لیکن اس کی وسعت جنت کی جملہ نعمتوں کو بھی اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اگر پھر بھی مسلمان بحیثیت فرد، قوم اور ریاست کے اپنے دیمک زدہ زندگی اور اس کے فساد زدہ نظامِ حیات کو چھوڑ کر سنّتِ رسول ﷺ کے چشمہ آبِ حیات سے اپنی پیاس اور تشنگی دور نہ کرسکے تو قصور ہمارا ہے، ''اُسوہ حسنہ'' کا ہرگز نہیں کہ وہ تو ہے ہی بہترین طرزِ زندگی۔

اُمتِ مسلمہ بالعموم اور پاکستان بالخصوص آج جس سیاسی، معاشی، اقتصادی، مالیاتی، معاشرتی، سماجی، طبقاتی، عدالتی، قانونی، تعلیمی اخلاقی اور روحانی بحران سے دوچار ہے، اُس کا علاج سرمایہ داریت، سوشلزم، کمیونزم، لبرل ازم، اور مغربی جمہوریت کے بیمار اور دیمک زدہ نظاموں کو درآمد کرکے اُس کے جزوی اور کلی نفاذ میں ہرگز نہیں، بلکہ یہ جان بوجھ کر مرتے ہوئے شخص کو دوا کے بجائے زہر کھلانے کے مترادف ہے۔

سیرتِ رسول ﷺ کے جملہ اطراف وجوانب کو جب ایک مسلمان پڑھتا ہے اور اُن میں سے زندگی کو کامیابی سے گزارنے کے لیے بطورِ لائحہ عمل جو اصول اُس کے سامنے آتے ہیں وہ وہی ہیں جن کی روشنی میں مغرب نے کامیابی کا سفر طے کیا، جبکہ اس کے

مقابلے میں مغرب، زندگی کے اُن گوشوں میں تنزلی اور گراوٹ بلکہ شدید بحران کا شکار ہو گیا ہے، جہاں اس نے پیغمبرانہ اصول ہائے زندگی سے انحراف کیا۔

مسلمان بالعموم اور مسلمان حکمران بالخصوص آج بھی اُسوہ حسنہ کو اپنے لیے کسوٹی (Yard Stick) بنالیں تو مسلمان معاشروں کی اصلاح و ترقی قصہ پارینہ کے بجائے حقیقتِ امروز بن جائے۔

"مجلة السیرہ" وہ قلمی شمع ہے جو سیرت النبی ﷺ کے ہمہ وقت روشن چراغ سے ظلمتوں اور گمراہیوں کے ویرانوں میں اپنے حصہ کا دیپ روشن کرنے کی ایک ادنیٰ اور کمزور سی کاوش ہے، ہماری خواہش ہے کہ ہم اس مجلہ کو احیائے سنت اور عظمتِ سیرۃ النبیا کی علمی، قلمی، تحریری اور تحقیقی تحریک میں بدل دیں کہ سیرۃ النبی اور اُسوہ حسنہ کا پڑھنا، لکھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اور اُس کے فروغ کے لیے کوشش کرنا اصلِ حیاتِ ایمان، وجہِ شفاعتِ مصطفی ﷺ اور تقربِ الٰہی کا مقبول وسیلہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کارِ عظیم کی توفیق ارزاں فرمائے، اور وہ ہم سب کا حامی و مددگار رہو۔

آمین بجاہ سید المرسلین

مدیر اعلیٰ

تمام گناہوں کے کفارہ کے لیے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں

(۳) مرتبہ پڑھیں

استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

جنت کا پروانہ لینے کیلئے سید الاستغفار (۱) مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

استقبالِ رمضان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی میں

پروفیسر محمد عمران خان

رمضان المبارک کی آمد ہے ،جس کے استقبال کے لئے آپ اور ہم سب تیار ہیں، دلی اضطرابی کیفیت کے ساتھ اُمنگوں اور خواہشات کے درمیان رب العالمین کی رحمت کے منتظر بھی ہیں، آج ہم رسول اللہ ﷺ کا وہ عظیم الشان خطبہ جو آپ ﷺ نے استقبالِ رمضان کے لئے شعبان المعظم کے اخیر میں رمضان المبارک کے استقبال کے لیے خطبہ ارشاد فرمایا:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے شعبان کے آخری ایام میں خطاب فرمایا: اے لوگو! عنقریب تم پر عظیم اور مبارک مہینہ شروع ہونے والا ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزوں کو فرض، اس رات کی عبادت کو نفل بنایا ہے، جس نے اس ماہ میں قربِ الٰہی کی نیت سے نیک اعمال کیے گویا اس نے دیگر ماہ میں فرائض ادا کیے، اور جس نے فرائض ادا کیے گویا اس نے دیگر مہینوں کے ستر فرائض انجام دیے، وہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ ہمدردی کا مہینہ ہے، اور اس مہینہ میں مومن کے رزق کو کشادہ کردیا جاتا ہے، جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اور اسے جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے، اور روزہ دار کی طرح ثواب عطا کیا جاتا ہے، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم سب کی اتنی حیثیت نہیں ہوتی، آپ ﷺ نے فرمایا دودھ کا ایک گھونٹ، کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے افطار کرانے پر بھی اللہ تعالیٰ یہ ثواب عطا فرمادیتا ہے، اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے اسے پانی پلائے گا کہ وہ پیاسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو، اس ماہ کا پہلا عشرہ رحمت ہے، دوسرا مغفرت ہے اور تیسرا جہنم سے خلاصی کا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہش (پوری کرنے) سے روکے رکھا، لہٰذا اسکے متعلق میری سفارش قبول فرما، قرآن کہے گا اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات کو سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

رمضان المبارک کے آنے کی خوشی:

ماہِ رمضان المبارک کی آمد پر خوش ہو کر دوست واحباب کو مبارک باد دیں کہ رمضان شریف آ گیا، اب ہم روزے بھی رکھیں گے، قرآن پاک کی تلاوت بھی کریں گے، تراویح بھی پڑھیں گے، رمضان شریف کے آنے پر مسرت کا اظہار کریں، نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں: رمضان کی خوشی منانے والا شخص جنتی ہے۔

یہ کتنا بڑا اعزاز ہے، رمضان المبارک کے آنے پر خوشی اس لئے کے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو، کروڑوں گناہ کرنے والوں کو یہ فرمایا کہ اے میرے بندو! یہ میرا مہینہ آ گیا، میں جہنم کے دروازے بند کرتا ہوں، میں جنت کے دروازے کھولتا ہوں، مجھ سے مغفرت مانگو میں مغفرت دیتا ہوں، مجھ سے گناہ کی بخشش مانگو میں گناہ معاف کرتا ہوں، مجھ سے کوئی اور دعا کرو میں پوری کرتا ہوں، نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس مہینے میں اللہ تعالیٰ دعاؤں کو مستجاب (قبول) کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے خیر مانگو، اللہ تعالیٰ خیر سے جھولیاں بھرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی رمضان المبارک کی آمد پر نصیحت:

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکت والا

ہے، اللہ اس ماہ میں تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنی رحمتِ خاص نازل فرماتا ہے، تمہاری دعاؤں کو قبول فرماتا ہے، تمہارے نفس کو دیکھتا ہے اور ملائکہ کے سامنے فخر کرتا ہے، پس اللہ کے حضور نیکوکار بن کر پیش ہوں، بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔

خوش نصیب و بدنصیب:

اللہ تعالیٰ کے وہ بندے خوش نصیب ہیں جو اس ماہ میں بخشش پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمیٹتے ہیں، دین پر استقامت سے عمل کرنے کا عہد کرتے ہیں اور اپنے باقی اعمال میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمیٹنا چاہتے ہیں، اور کئی ایسے بدنصیب بھی ہیں کہ یہ ماہ مبارک آتا ہے، آکے چلا جاتا ہے، لیکن نفس اللہ تعالیٰ کی ماننے کو تیار نہیں ہوتا، نہ ہی بندگی کرنے کو تیار ہوتا بلکہ نفس بندے سے اپنی جھوٹی خواہشات کی پیروی کرواتا ہے۔

دنیا کا سامانِ بخشش:

ایک بار رسول پاک ﷺ نے منبر پر قدم رکھا، فرمایا: آمین، پھر دوسرے منبر پر قدم رکھا فرمایا: آمین، پھر تیسرے منبر پر قدم رکھا فرمایا: آمین۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: اے اللہ کے محبوب ﷺ! ہمارے ماں باپ آپ کے نام پر قربان ہو جائیں، آپ نے یہ عمل پہلے کبھی نہیں کیا۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اے میرے پیارے صحابیو! جب میں نے پہلے منبر پر قدم رکھا تو جبرئیل امین نے دعا کی: اے خدا کے رسول ﷺ! جو اپنے ماں باپ میں سے دونوں کو یا ایک کو پائے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے اپنے آپ کو نہ بخشوائے، اس پر خدا کی لعنت ہو، اس کا چہرہ خاک آلود ہو، اس پر پھٹکار پڑے، میں نے کہا: آمین! جب میں نے دوسرے منبر پر قدم رکھا تو جبرئیل امین نے دعا کی: اے خدا کے رسول ﷺ! کوئی آپ کا نام نامی اسم گرامی سنے اور آپ پر درود سلام نہ بھیجے، اس پر خدا کی لعنت ہو، اس کا چہرہ خاک آلود ہو۔ میں نے کہا: آمین! جب میں نے

تیسرے منبر پر قدم رکھا تو جبرئیل امین نے دعا کی: اے اللہ کے محبوب ﷺ! کوئی رمضان شریف کا مہینہ پائے اور اس کی تعظیم کرکے روزے رکھ کے اپنے آپ کو نہ بخشوائے، اس پر اللہ کی لعنت ہو، اس کا چہرہ خاک آلود ہو، میں نے کہا آمین۔

رمضان المبارک، قرآن مجید اور تقویٰ

چند دن کی بات ہے کہ ایک دفعہ پھر رمضان کا مبارک مہینہ ہمارے اوپر سایہ فگن ہوگا، اور اس کی رحمتوں کی بارش ہماری زندگیوں کو سیراب کرنے کے لیے برس رہی ہوگی۔ اس مہینے کی عظمت و برکت کا کیا ٹھکانا جسے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہرِ عظیم اور شہر مبارک کہا ہو! یعنی بڑی عظمت والا مہینہ اور بڑی برکت والا مہینہ! نہ ہم اس ماہ کی عظمت کی بلندیوں کا تصور کرسکتے ہیں، نہ ہماری زبان اس کی ساری برکتیں بیان کرسکتی ہے۔

رمضان المبارک عظیم کیوں؟

اس ماہ کے دامن میں وہ بیش بہارات ہے کہ اس ایک رات میں ہزاروں مہینوں سے بڑھ کر خیروبرکت کے خزانے لٹائے گئے اور لٹائے جاتے ہیں۔ وہ مبارک رات جس میں ہمارے رب نے اپنی سب سے بڑی رحمت ہمارے اوپر نازل فرمائی۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ.

ہم نے اسے، کتاب مبین کو، برکت والی رات میں اتارا۔ (الدخان ۴۴: ۳)

یہ کتاب مبین کیا ہے؟ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہی رحمت۔ لیکن سچ پوچھیے تو اس ماہ کا ہر روز، روزِ سعید ہے اور اس ماہ کی ہر شب، شبِ مبارک۔ دن روشن ہوتا ہے تو ان گنت بندوں کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے کہ وہ، اپنے مالک کی اطاعت اور رضا جوئی کی خاطر اپنے جسم کی جائز خواہشات اور اس کے ضروری مطالبات تک ترک کرکے گواہی دیں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ان کا رب اور مطلوب و مقصود ہے، اس کی اطاعت

وبندگی کی طلب ہی زندگی کی اصل بھوک پیاس ہے، اوراس کی خوشنودی ہی میں دلوں کے لیے سیری اوررگوں کے لیےتری کا سامان ہے، رات کا اندھیرا چھاتا ہےتو بےشمار بندے اللہ تعالیٰ کے حضور قیام، اس سے کلام، اوراس کے ذکر کی لذت وبرکت سے مالا مال ہوتے ہین اوران کے دل شیشے کے چراغوں کی طرح منور ہوکرایسے جگمگاتے ہیں جیسے آسمانوں پر رات کے ستارے:

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ۔

ترجمہ: اس کے نور مثال ایسے ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہو، چراغ ایک فانوس میں ہو، فانوس کا حال یہ ہوکہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا۔

اس ماہ کی ہرگھڑی میں فیض وبرکت کا اتنا خزانہ پوشیدہ ہے کہ نفل اعمال، فرض اعمال کے درجہ کو پہنچ جاتے ہیں، اورفرائض ستر گنا زیادہ وزنی اور بلند ہوجاتے ہیں۔ رمضان آتا ہےتو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رحمتوں کی بارش ہوتی ہے، جنت کے دروزے کھول دیے جاتے ہیں اورنیکی کے راستوں پر چلنے کی سہولت اورتوفیق عام ہوجاتی ہے، جہنم کے دوازے بند کردیے جاتے ہیں اورروزہ بدی کے راستوں کی رکاوٹ بن جاتا ہے، شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور برائی پھیلانے کے مواقع کم سے کم ہوجاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم: ابوہریرہؓ)

پس بشارت دی ہے نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو جورمضان المبارک میں روزے رکھے کہ اس کے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اوراس شخص کو جوراتوں میں نماز کے لیے کھڑا رہے کہ اس کے بھی گناہ بخش دیے جائیں گے اور وہ جو شب قدر میں قیام کرے اس کے بھی، بس شرط یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی باتوں اوروعدوں کوسچا جانے، اپنے عہد بندگی کو وفاداری بشرط استواری کے ساتھ نباہے، اورخود آگہی وخوداحتسابی سے غافل نہ ہو۔ (بخاری، مسلم: ابوہریرہؓ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس ماہ مبارک میں رحمت، مغفرت اوربخشش کا سامان کرنے کی توفیق عطافرمائے اورآئندہ آنے والا پوراسال دین متین پرکامل عمل پیراہوتے ہوئے گزارنے کی توفیق عطافرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

رمضان کے فضائل قرآن وحدیث کی روشنی میں

شیخ الحدیث پروفیسر سعید الرحمن علیہ الرحمہ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (القرآن)

ترجمہ: اے یمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے شاید کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

فضائلِ رمضان اور احادیثِ نبوی ﷺ

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جب ماہِ رمضان المبارک آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور اُن میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا ہے اور جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اُن مین سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ندا ہوتی ہے، اے خیر کے طلب کرنے والے متوجہ ہو، اے شر کے چاہنے والے باز رہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگ آگ سے آزاد کر دیے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ ہر رات جاری رہتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے، رمضان المبارک برکت والا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کے طوق ڈال دیے جاتے ہیں، اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ بے شک ہر خیر سے محروم رہا۔

رمضان المبارک کے مختلف اَسماء (نام)

۱۔ صبر کا مہینا: هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَ الصَّبْرُ ثَوَابُ الْجَنَّة

ترجمہ: وہ صبر کا مہینا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔

مفتی محمد عبدہ' مصری فرماتے ہیں کہ تمام نیکیوں میں صبر سب سے بڑی اور بنیادی نیکی ہے، یہ تمام نیکیوں کی ماں ہے اور کوئی نیکی ایسی نہیں جس میں صبر کی ضرورت نہ ہو، قرآن پاک میں صبر کا ذکر ستر بار آیا ہے، اتنا ذکر کسی اور نیکی کا نہیں، صبر سے مراد ثبات اور استقلال و برداشت کی وہ قوت ہے جس کی وجہ سے انسان ان تمام تکالیف کو بے حقیقت سمجھتا ہے جو اسے صداقت وحق کی راہ میں حائل ہوتی ہیں، اس مبارک مہینہ میں صبر کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ عام طور پر بھوک، پیاس کی تکلیف، تروایح میں قیام کی تکلیف، اگر کوئی گالی گلوچ پر اُتر آئے اس کو برداشت کرنے کی تکلیف، دوسروں سے جھگڑا نہ کرنے کی تکلیف، غیبت، چغلی، دھوکے وغیرہ سے بچنے کی تکلیف، چونکہ عام طور پر لوگ ان اوصاف کے عادی کم ہوتے ہیں، قوت برداشت نہیں ہوتی اگر انسان صبر سے کام لے تو انسانیت کی اعلیٰ مدارج تک قدم بڑھانے میں آسانی پیدا ہوتی جائے گی اور بغیر مشق کے یہ مشکل ترین کام ہے۔ اس لئے اسلام نے اسکے لئے روزے کا علاج تشخیص فرمایا۔

۲۔ ہمدردی کا مہینہ۔ شَهرُ المَوَاساۃ

حضور اکرم ﷺ کا خود یہ معمول تھا کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو ہر قیدی کو آزاد فرما دیا کرتے تھے اور جو سائل بھی آتا عطا فرماتے۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضور اکرم ﷺ ہر قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر سوال کرنے والے کو عنایت فرماتے۔ (حدیث)

یہ حقیقت ہے کہ جب انسان خود بھوک پیاس اور قیام کے مراحل طے کرتا ہے، اس عملی تجربے کی بنا پر اس میں احساس پیدا ہوتا ہے جیسے مجھے یہ تکلیف پہنچی اگر دوسرے کو پہنچے تو کیا صورت درپیش ہو سکتی ہے، لہٰذا اسی وجہ سے ہمدردی کا پیدا ہونا لازمی ہے اس تجربے کے لیے قانونِ قدرت نے روزہ تجویز فرمایا۔

۳۔ قرب الٰہی کا مہینہ: رمضان کو "شَهرُ القربۃ" بھی کہا جاتا ہے جس کے معنی قربتِ الٰہی کے ہیں اس مہینے کو جو خدا کا قرب حاصل ہے وہ دوسرے مہینے کو میسر نہیں قرب کے دو مفہوم ہیں۔

۱۔ایک تو یہ کہ جو قرب اس مہینے کو حاصل ہے، وہ دوسرے کو حاصل نہیں۔
۲۔دوسرا یہ کہ اس مہینے میں لوگ خدا کا قرب حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مہینے کو قربت کے نام سے موسوم فرمایا، اس مہینے میں رحمت کے دروازے کھلتے ہیں، رحمت کے فرشتے اترتے ہیں، دعائیں مستجاب ہوتی ہیں اور اس مہینے میں سب سے زیادہ برکتیں نازل ہوتی ہیں۔
حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں رجب ترکِ آفات کیلئے ہے، شعبان اطاعت کے لیے رمضان کرامات کے لئے ہے، جس نے ترکِ آفات نہ کیا، اطاعت نہ کی اور کرامت کا انتظار نہ کیا تو وہ شخص بے ہودہ لوگوں میں سے ہے۔
۴۔خدا کا مہینہ: شَهرُ اللّٰہ اس مہینے کو خدا کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے۔
حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔
(شهر رمضان شهر اللّٰہ) رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے اور اس بات کی تصدیق اس حدیثِ قدسی سے بھی ہوتی ہے: الصوم لی، یعنی روزہ میرے لیے ہے۔ روزے کی نسبت خدا کی طرف ایسی ہے کہ دوسری کسی عبادت کے لیے ایسا نہیں فرمایا گیا۔ یہ صرف رمضان کی خصوصیت ہے رمضان المبارک کی نسبت خدا کی طرف ہونا اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ یہ بھی شعائر اللہ میں داخل ہے جیسے صفا و مروہ شعائر اللہ ہیں:
وَمَن يُعَظِّم شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِن تَقوَى القُلُوبِ۔ (القرآن)
ترجمہ: جو شخص شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے وہ یقیناً دل کے تقویٰ میں سے ہے۔
رمضان المبارک کی تعظیم یہ ہے کہ ہم اس کا احترام کریں، ہر برائی سے خود بچیں اور دوسروں کو بچنے کی تلقین کریں اگر کسی عذرِ شرعی سے روزہ نہ بھی رکھیں تو علانیہ کھانے پینے سے احتراز کریں اور اگر کوئی دوسرا ایسا کرتا ہو تو اخلاقی طور پر اسے باز رکھنے کی کوشش کریں اور یہ کوشش انفرادی اور اجتماعی طور پر رعیت اور حکومت کو مل کر کرنی چاہیے، اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو امر بالمعروف ونهی عن المنکر سے عہدہ برآ نہ ہو سکیں گے۔ یہ

شعائر اللہ کی توہین ہوگی اور جو شعائر اللہ کی توہین کرتا ہے اس کا حشر ویسا ہی ہوتا ہے جیسے ''ناقۃ اللہ'' کی وجہ سے قومِ صالح کا ہوا۔

۵۔ مہینوں کا سردار: رمضان المبارک اپنی فضیلت کی وجہ سے ''سید الشھور'' یعنی مہینوں کا سردار بھی کہلاتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (سید الشھور رمضان۔ مہینوں کا سردار رمضان ہے)۔

۶۔ برکت والا مہینہ۔ شَھرُ مبارک

رمضان المبارک کا ایک نام برکت والا مہینہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: تمہارے پاس رمضان آیا جو برکت والا مہینہ ہے۔ دوسری حدیث میں ہے تمھارے قریب بڑا مہینہ اور برکت والا مہینہ پہنچا ہے۔ قرآنِ پاک میں ارشاد ہے کتاب انزلنہ الیک مبارک۔

ترجمہ: ہم نے آپ کی طرف برکت والی کتاب نازل کی۔

دوسری جگہ ارشاد ہے: انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ۔ (القرآن) بے شک ہم نے اس (قرآن) کو مبارک رات میں نازل کیا۔ بنا بر مختلف روایات، مبارک رات سے مراد لیلۃ القدر ہے اور لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے لہٰذا یہ مبارک مہینہ اور برکت والا مہینہ کہلایا اور برکت والا کیوں نہ ہو رات میں تلاوت، صبح میں تلاوت، ظہر میں تلاوت، عصر میں تلاوت، ہر طرف قرآن کی صدا، صبح سحری کی تیاری، شام میں افطاری کی تیاری، دن میں معصیتوں سے اجتناب، خدا خود آسمان دنیا کے قریب آ کر منادی ہوتا ہے، رحمتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ہر طرف نیکی ہی نیکی ہے۔

عام دنوں میں نیکیوں کا ثواب دس سے سات سوگنا ہوتا ہے، لیکن رمضان المبارک میں کوئی حد مقرر نہیں کی گئی۔ مشکوۃ شریف میں ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے اس مہینے میں ایک معمولی سی نیکی کی تو اسے دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر ثواب ملتا ہے، اس مہینے میں فرض ادا کرنیوالے کو دوسرے مہینے کے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملتا ہے

غرض یہ کہ اس مہینے کا اوّل حصہ بھی رحمت اور آخر حصہ بھی رحمت ہے، رات بھی رحمت ہے، دن بھی رحمت ہے ہر وقت اور ہر آن رحمت۔ ہمیں چاہیے کہ ان برکتوں سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جھولیاں بھر لیں، ممکن ہے کہ آئندہ برس اس رحمت و برکت سے ہم فائدہ نہ اٹھا سکیں کیوں کہ زندگی پر کوئی بھروسا نہیں اور جو محروم رہ گیا وہ دنیا میں بھی محروم اور آخرت میں بھی محروم رہ جائے گا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے رمضان المبارک کے دیگر نام بھی گنوائے ہیں، فرماتے ہیں:

۱۔ رمضان ''شھر النعمۃ'' یعنی رمضان نعمت حاصل کرنے کا مہینہ ہے۔

۲۔ رمضان ''شھر الزیادۃ'' یعنی رمضان ثواب کی زیادتی و کثرت کا مہینہ ہے۔

۳۔ رمضان ''ینتظر فیہ الکرامات'' یعنی رمضان میں کرامات کا انتظار کیا جاتا ہے۔

۴۔ رمضان ''شھر العاصین'' یعنی گنہگاروں کی بخشش کا مہینہ ہے۔

رمضان المبارک میں اللہ کی نعمتیں ہر امیر و غریب کو میسر ہوتی ہیں اور یہ مہینہ نعمتوں میں اضافے کا ذریعہ ہے۔ اس مہینے میں جس طرح عبادتِ بدنی میں مشغولیت ہوتی ہے اسی طرح عبادتِ مالی میں بھر پور حصہ لیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بخیل سے بخیل بھی سخاوت کا مظاہرہ کرتا ہے اور گنہگار سے گنہگار بھی اس مہینے میں گناہوں سے بچتا ہے۔ بداخلاق سے بد اخلاق بھی اس مہینے میں خوش اخلاقی پر اتر آتا ہے غرض یہ کہ تمام اوصافِ مذمومہ مفقود ہو جاتے ہیں اور اوصافِ محمودہ جلوہ گر ہو جاتے ہیں۔ یہی اس مہینے کی کرامت و عظمت ہیں۔

مزید برآں رمضان کا اوّل حصہ رحمت کا پیغام لاتا ہے اور دوسرا عشرہ مغفرت کا مژدہ جاں فزا سناتا ہے اور تیسرا عشرہ جہنم کی آگ سے آزادی کا اعلان کرتا ہے اور یہ خوش خبری رسول اکرم ﷺ کی طرف سے ہے اور رسول اکرم ﷺ کی بشارت خدا کی بشارت ہے۔ لہٰذا یہ بشارت عاصیوں (گنہگاروں) کے لئے ہے۔ بشرطیکہ گنہگار اپنی مغفرت کا سامان پیدا کرے اور اپنی دنیا و عقبیٰ کی فکر کریں، جو اس نعمت سے محروم رہا وہ ہمیشہ ہر نعمت سے محروم رہے گا بلکہ جس طرح اس مہینے کا ثواب دو چند ہے اسی طرح عذاب بھی دو گنا ہے۔ اگر جان بوجھ کر گناہوں کا ارتکاب اس ماہ کے مقدس لمحات میں کیا جائے۔

رمضان المبارک کے خصوصی اعمال و وظائف

شیخ العرب والعجم علامہ سید مفتی محمد وقاص ہاشمی

ماہِ رمضان المبارک اس امت کے لیے اللہ کا خصوصی تحفہ ہے، اللہ تعالیٰ اس امت کی خصوصی مغفرت و بخشش فرمانا چاہتا ہے، اس لیے اِس ماہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، اور امتِ مسلمہ کو خصوصی آسانیاں فراہم کی جاتی ہیں، جبکہ قرآن پاک میں یہی روزے سابقہ اُمم پر بھی فرض تھے مگر انکے لیے یہ سہولیات نہ تھیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم پر (پورے ماہِ رمضان المبارک کے) روزے رکھنا فرض کئے گئے ہیں، جیسے تم سے پہلے (امت کے) لوگوں پر فرض کئے گئے تھے (یہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں) تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

روزے کا مقصد:

مفسر قرآن حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہری علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں: روزے کا مقصدِ اعلی اور اس سخت ریاضت کا پھل یہ ہے کہ تم متقی (Pious) اور پاکباز بن جاؤ، اب جب حلال چیزیں اپنے ربّ کے حکم سے تم نے ترک کر دیں تو وہ چیزیں جن کو تمہارے رب نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا ہے (چوری، رشوت، سود، جھوٹ، غیبت، چغلی، بد دیانتی وغیرہ) اگر یہ مراقبہ پختہ ہو جائے تو کیا تم ان کا ارتکاب کر سکتے ہو، ہرگز نہیں؟ مہینہ بھر کی اس مشق (Excercise) کا مقصد یہی ہے کہ تم سال کے باقی گیارہ ماہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

اگر روزہ رکھ کر جھوٹ، غیبت اور بد دیانتی کے مرتکب رہے تو یہ ایسا ہی کہ کوئی شخص ایک طرف تو ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ورزش بھی کرتا ہے دوا بھی کھاتا ہے مگر ڈاکٹر نے جس چیز

سے پرہیز کرنے کا کہا تھا اس کا پرہیز نہیں کرتا تو کیا ایسا شخص مطلوبہ نتائج حاصل کر سکے گا؟ صحت یاب ہو سکے گا؟ ہرگز نہیں، یہاں ایک ارشاد نبوی نقل کرنا مناسب ہوگا، ''جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا اگر اس نے کھانا پینا ترک کر دیا تو اللہ عزوجل کے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں۔

رمضان احادیث کی روشنی میں:

(۱) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رمضان آتا ہے، آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جنت کے دروازے کھول دیئے جائے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین زنجیروں میں جکڑ کر قید کر دیئے جاتے ہیں۔

(۲) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت تمنّا کرتی (کاش) پورا سال رمضان ہو۔

(۳) ارشاد نبوی ﷺ ہے: یہ وہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت درمیان مغفرت اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جو اپنے نوکر اور غلام پر اس مہینہ میں تخفیف کرے یعنی کام (Work) میں کمی کر دے تو اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیگا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا، یہ مہینہ مواسات کا مہینہ ہے اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو اس میں روزدار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے۔

رمضان کے فضائل و فوائد:

رمضان کا مہینہ نزولِ قرآن کا مہینہ ہے، جس سے اس کی عظمت واہمیت ظاہر ہے، اس مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت اور تراویح میں قیام کر کے قرآن کریم سننے کا بہت بڑا اجر ہے، شبِ قدر نے رمضان کی اہمیت کو چار چاند لگا دئے ہیں، اس کی عبادت کا اجر ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بھی زیادہ رکھا گیا، اس رات فرشتے رحمتوں کے ساتھ نازل

ہوتے ہیں اور طلوع فجر تک برکت وسلامتی کا دور دورہ ہوتا ہے، روزے سے انسان کی صحت بھی بہتر ہو جاتی ہے اور بعض بیماریوں کا بھی اس سے ازالہ ہوتا ہے، روزے کے دوران روزہ دار دن رات ایک نظم وضبط کے پابند ہوتے ہیں کہ کھانا پینا کب شروع کیا جائے اور کب ختم کر دیا جائے اور پھر دوبارہ کس وقت کھایا جائے ،اپنی بھوک وپیاس پر قابو پانا، زبان کو قابو میں رکھنا،نفسانی خواہشات پر کنٹرول، کب سونا ہے اور کب جاگنا، ان سب باتوں سے انسان کو ضبطِ نفس کی تربیت حاصل ہوتی ہے، جو شخص رمضان اور روزے کے اس قدر فوائد وبرکات سے واقف ہو اور پھر بھی ان سے محرومی اختیار کر لے، اس سے زیادہ ناکام و بدنصیب شخص کون ہوسکتا ہے، ہم کو چاہیے کہ رمضان المبارک اور اس کے روزوں کا پورے ذوق وشوق سے اہتمام کریں اور اس سلسلے میں سستی اور بے پرواہی دکھا کر اس کی برکتوں سے اپنے آپ کو محروم نہ کرلیں۔

خصوصی اعمال ووظائف:

نظم وضبط کی اس پابندی کو انجام دینا کہ کھانا پینا کب شروع کیا جائے اور کب ختم کر دیا جائے اور پھر دوبارہ کس وقت کھایا جائے۔اپنی بھوک وپیاس پر قابو پانا، زبان کو قابو میں رکھنا۔نفسانی خواہشات پر کنٹرول، کب سونا ہے اور کب جاگنا۔ ان سب امور سے انسان ضبطِ نفس کی تربیت کا خوگر بن جاتا ہے۔ جو کہ قرآن کا منشاء ومطلوب ہے۔

ارشاد باری ہوا: ”اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرتا...الخ۔

اور بھی بے شمار مقامات پر نفس کشی کی ترغیب وارد ہوئی ہیں۔اس سے

بڑھ کر اللہ کی قربت کا کیا موقع ملے گا !

اس ماہ کی معمول کی عبادت کے ساتھ ساتھ خصوصی اعمال وو ظائف کا بھی اہتمام کرنا چاہیئے ۔ہم یہاں چند کا ذکر کرتے ہیں:

(1) مثلاً جس شخص پر فرض نماز کی بیشمار قضا نمازیں ہوں اسکے نفل قبول نہیں، تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ اس موقع کو غنیمت جان کر" قضائے عمری" ادا کرے۔

(2) جو قرآن نہیں پڑھنا جانتے وہ کسی قاری صاحب کی خدمات حاصل کر کے قرآن پڑھنا سیکھ لیں، اور جو تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا جانتے ہیں وہ کم از کم 3 قرآن کا ختم فرمائیں۔

(3) کتب احادیث (مترجم) کا مطالعہ کیجیے، علماء کی کتب کا مطالعہ کا اہتمام کیجیے۔

(4) نماز تراویح کے بعد جلد سونے اہتمام کیا جائے، اور ابتداء سحر میں بیدار ہو کر نماز تہجد کا اہتمام کیا جائے، تہجد کی نماز کی بے حد تاکید وارد ہوئی ہے، اس کے ساتھ ساتھ اشراق ، چاشت، صلوۃ التسبیح، اوّابین کے نوافل بھی روز پابندی سے پڑھے چاہیئے۔

(5) کسی صاحب سلسلہ بزرگ سے شرف بیعت حاصل ہے تو انکی اجازت سے اذکار و مراقبہ کا بھی اہتمام کیا جانا چاہیئے۔

سحر وافطار کی دعائیں

سید شاہ رفیع الدین ہمدانی

بوقت سحر وافطار

سحری کھانے سے پہلے سات (7) مرتبہ یہ دعا پڑھیں تو ہر لقمہ کے بدلے ستاروں کی گنتی سے ہزار گنا زیادہ نیکی ملے گی۔

(المسند کذا فی الدیلمی)

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ ط

روزہ رکھنے کی نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ ط

بوقت افطاری یہ دعا پڑھیں

یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ وَ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ اِغْفِرْلِیَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلاَّ الْعَظِیْمُ ط

اس کے بعد سید الاستغفار ایک مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص افطاری سے قبل اس کو پڑھے گا وہ گناہوں سے پاک ہو جائے گا گویا ابھی پیدا ہوا ہے۔

روزہ افطار کرنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ط

صلوۃ التسبیح کا طریقہ

(ڈاکٹر ثاقب محمد خان)

اس نماز کا بے انتہا اجر وثواب ہے اور اس کی چار رکعتیں ہیں، مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے، بہتر ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے، ثناء کے بعد پندرہ بار یہ کلمہ پڑھے۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ الۡحَمۡدُلِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ ٥ پھر اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ، بِسۡمِ اللّٰہِ اور فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دس 10 بار یہی کلمہ پڑھے۔ پھر رکوع میں سُبۡحَانَ اللّٰہِ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ کے بعد دس 10 بار۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ کے بعد دس بار۔ پھر سجدے میں سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی کے بعد دس 10 بار۔ پھر سجدے سے اٹھ کر جلسے میں دس 10 بار ۔ پھر دوسرے سجدے میں تسبیح کے بعد دس 10 بار۔ پھر کھڑے ہو کر بسم اللہ سے پہلے پندرہ بار، پھر اسی ترکیب سے چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتر بار اور چاروں رکعتوں میں تین سو بار یہ تسبیح پڑھی جائے گی۔

قضا نماز اور قضائے عمری ادا کرنے کا بیان:

بلا عذر شرعی نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے، جلد سے جلد ادا کرنا اور توبہ کرنا فرض ہے۔ مکروہ وقت کے علاوہ کسی وقت بھی قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مکروہ اوقات کی تفصیل:

طلوع آفتاب کے بعد تقریباً ۲۰ منٹ تک، غروب آفتاب سے ۲۰ منٹ پہلے

سے غروب تک ۔ زوال آفتاب سے پہلے تقریباً ۴۵ منٹ کے درمیان قضا نماز پڑھنا جائز نہیں ۔سفر کی قضا دو رکعت اور اقامت کی قضا چار رکعت پڑھی جائیگی ۔

قضائے عمری ادا کرنیکا طریقہ:

پہلے ضروری ہے کہ قضا نمازوں کا حساب کریں ، بالغ ہونیکے بعد سے جس قدر نمازیں قضا ہوئیں ان کو الگ الگ شمار کر کے جمع کرلیں ۔ یعنی فجر ، ظہر ، عصر ، مغرب ، عشاء ، وتر کی کل تعداد اور یہ حساب آسان ہے اس لیے کہ آپ اپنی زندگی کے بڑے سے بڑے حساب انداز سے یا کم وبیش کر کے نبٹا سکتے ہیں تو قضا نمازوں کا حساب بھی اندازے سے کیا جاسکتا ہے مثلاً آپ نے حساب کیا کہ فجر نماز قضا کی تعداد دو ہزار ہے ، ظہر کی تعداد ایک ہزار ہے ، اسی طرح تمام نمازوں کی تعداد حساب کر کے لکھ لیں پھر آپ فجر کے وقت فجر کی قضا پڑھیں ، ظہر کے وقت ظہر کی قضا عصر کے وقت عصر کی قضاء ، اسی طرح تمام نمازوں کی قضا پڑھتے رہیں اور حساب سے کم کرتے رہیں ، اس سے آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ہر نماز فرض سے پہلے یا بعد صرف ایک نماز قضا پڑھتے رہیں ۔ مثلاً دو ہزار فجر کی قضا پڑھنی ہے تو ہر نماز کے پہلے اور اس کے بعد فجر کی قضا پڑھتے رہیں پھر عشاء کے بعد حساب کرلیں کہ کتنی فجریں دن بھر میں پڑھی گئیں ۔ اتنی تعداد حساب میں سے کم کرلیں ۔

نمازِ اشراق کی فضیلت:

اس نماز کی بڑی فضیلت ہے ، اس کے پڑھنے والے کو پورے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے ، صرف دو رکعتیں ہیں نمازِ فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھا ذکر الٰہی کرتا رہے ، جب آفتاب بلند ہو جائے تب پڑھے ۔

نماز چاشت:

اس نماز کی بہت ہی زیادہ فضیلت ہے، ہمیشہ پڑھنے والے کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور اس کے واسطے جنت میں سونے کا محل ہوگا۔ اس نماز کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ 12 ہیں اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے۔

نماز تہجد اور صلوۃ اللیل:

عشاء کی نماز کے بعد رات کو سو کر اٹھنے کے بعد فجر کا وقت ہونے سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے تہجد کہتے ہیں اس نماز کی بڑی فضیلت ہے اس کی کم از کم دو ۲ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور جو عشاء کے بعد سونے سے قبل پڑھی جائے اسے صلوۃ اللیل کہتے ہیں، فرضوں اور سنتِ مؤکدہ کے بعد، افضل نماز رات کی نماز ہے۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ (حادثات سے بچنے کے لیے دعا)

(1 مرتبہ پڑھیں)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ط مَاشَاءَاللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَکُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا O اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ کُلِّ نَفْسٍ دَاۗبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌم بِنَاصِیَتِھَا O اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ O

نماز تراویح اسوہ حسنہ کی روشنی میں

مفتی عبدالرزاق ہنکورو

حدیثِ رسول میں اس کے لیے صلاۃُ اللیل کا لفظ استعمال ہوا، اور خود حضور ﷺ اور صحابہ کرام نے بھی تراویح پڑھی، لیکن اس اندیشہ سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے تین دن کے بعد جماعت ترک فرمائی اور ارشاد فرمایا:

إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلاَةُ اللَّيْلِ-

ترجمہ: مجھے تم پر صلاۃُ اللیل (تراویح) کی فرضیت کا ڈر ہے۔

ایک اور روایت میں ہے:

وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلاَةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا-

ترجمہ: لیکن مجھے ڈر ہے کہ صلاۃ اللیل تم پر فرض ہو جائے اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز آجاؤ۔

اور کہیں قیام اللیل بھی کہا گیا، سیّدنا ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ-

ترجمہ: جو رمضان میں ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

سیّدنا عمرو بن مرہ جہنی فرماتے ہیں: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور میں پانچوں نمازیں ادا کروں، زکوۃ دوں، رمضان کے روزے رکھوں اور اس کا قیام کروں تو میں کن میں سے ہوں گا؟

رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاء۔

ترجمہ: صدیقین اور شہدا میں سے۔

پھر فاروقِ اعظم رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا کوئی تنہا پڑھ رہا ہے کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں، فرمایا:

وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَانِي لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ۔

ترجمہ: میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر ہو، سب کو ایک امام اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا پھر تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ۔

ترجمہ: یہ اچھی بدعت ہے۔

بیہقی نے بسندِ صحیح سائب بن یزید سے روایت کی کہ لوگ عمر بن خطاب کے زمانہ میں ماہِ رمضان میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں میں ایک شخص رمضان میں لوگوں کو بیس 20 رکعتیں پڑھاتے تھے۔

زکوٰۃ کے موجودہ مسائل

(پروفیسر محمد آصف خان)

مسلمان عاقل بالغ شخص (مرد یا عورت) کی ملکیت اور قبضے میں جب ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اس کے بقدر مالیت کا سامان ہو اور وہ اس کی ضروری حاجات اور قرضے سے زائد ہو، اس پر سال بھر گزر جائے تو اس شخص پر اس مال کی زکوۃ واجب الادا ہو جاتی ہے، وہ اشیاء جن کی انسان کو زندگی بسر کرنے کے لئے ضرورت ہو، ان پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ وہ چیزیں یہ ہیں۔

1۔ رہنے کا مکان۔ 2۔ پہننے کے کپڑے۔
3۔ گھر کے برتن۔ 4۔ بستر، مسہری (لحاف، کمبل، گدے) وغیرہ۔
5۔ گھر کا فرنیچر۔ 6۔ قالین، دریاں وغیرہ۔
7۔ فریج، ریفریجریٹر۔ 8۔ ایئر کنڈیشن۔
9۔ سائیکل، موٹر سائیکل۔ 10۔ کار (ایک سے زائد گاڑیاں بھی ہوں جیسے ایک بیٹے کی ایک بیوی کی ان پر بھی زکوٰۃ نہیں کہ آج کے دور میں یہ حاجت اصلیہ ہیں)۔
11۔ مل، فیکٹری (البتہ ان سے جو آمدنی حاصل ہوگی، اس پر زکوٰۃ ہے)۔
12۔ کارخانے کی مشینری 13۔ ہیرے، قیمتی پتھر (اگر مال تجارت نہ ہوں)۔
14۔ کارخانہ میں استعمال ہونے والے تمام اوزار۔
15۔ کسی بھی شعبے کے کاریگر اور مستری کے ہنر اور کام کے اوزار۔

16 بڑھئی، کارپینٹر کے اوزار۔ 17۔ پلمبر کے اوزار۔

18۔ الیکٹریشن کے اوزار۔ 19۔ موٹر مکینک کے اوزار۔

20۔ مستری، راج کا کام کرنے والے اوزار۔

21۔ رنگ کرنے کے برش وغیرہ 22۔ سنار کا کام کرنے والے کے اوزار۔

23۔ کاتب کی قلم روشنائی وغیرہ 24۔ چھپائی کے پریس کی مشینیں۔

25۔ استری، پنکھا، اور دیگر مشینری کی مرمت کرنے والے کے اوزار۔

26۔ کمپوزنگ والے کے تمام کمپیوٹر، پرنٹر، اسکینر وغیرہ۔

27۔ فوٹو اسٹیٹ والے کی فوٹو کاپی کی مشینیں۔

28۔ ہوٹل والے کے برتن اور ٹیبل کرسیاں وغیرہ۔

29۔ اہل علم کی کتابیں جنہیں پڑھا ہو یا پڑھ سکتا ہو یا حوالے (تحقیق و تخریج) وغیرہ کیلئے رکھی ہوں۔

30۔ اپنی حفاظت کے لئے رکھے ہتھیار، پستول وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں۔

بینک اور ادائیگی زکوٰۃ:

بینک میں شرعی حدود و قیود کا لحاظ نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی زر اور سود میں تفریق کی جاتی ہے، یہاں تک کہ اخبارات میں یہ بھی آیا ہے کہ حکومت کے بعض ذمہ داران زکوٰۃ کی رقم میں خرد برد بھی کرتے ہیں، لہٰذا بینک سے زکوٰۃ نہ کٹوائیں، رمضان سے پہلے زکوٰۃ کٹوتی سے آپ اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار دینے والا فارم پر کرلیں، سپریم کورٹ نے یہ سہولت اب اہلِ سنت کو بھی دے دی ہے۔

زکوٰۃ کے مستحق:

وہ لوگ جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے: 1: فقیر 2: مسکین 3: عامل زکوٰۃ

4:رقاب (مال زکوٰۃ سے آزادی کی قیمت ادا کر کے اور غلامی سے اپنی گردن رہا کرے)

5:مقروض 6:فی سبیل اللہ 7:ابن السبیل 8:مؤلفۃ القلوب

یوں ہی قرابت داروں میں اپنے اصول اور فروع مثلاً ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے، اسی طرح شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی، ان کے علاوہ رشتے داروں مثلاً بھائی بہنوں، پھوپھا پھوپھی، چچا، خالہ ماموں، چچا زاد و پھوپھی زاد بھائی بہن، خالہ زاد ماموں زاد بھائی بہن وغیرہ کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے، بلکہ حدیث پاک میں ایسے قرابت داروں کو زکوٰۃ دینے میں دوگنا ثواب ہے، ایک تو زکوٰۃ کی ادائیگی دوسرے صلہ رحمی (رشتہ داری کے حق کی ادائیگی) کا ثواب، اس لیے مندرجہ ذیل مسائلِ زکوٰۃ قابل غور ہیں:

1۔ زکوٰۃ اپنے والدین، اپنی اولاد، اپنی بیوی اور اپنے شوہر کو نہیں دی جا سکتی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ زکوٰۃ کی نیت سے مستحق شخص کو رقم وغیرہ کا مالک بنا دیا جائے۔

2۔ زکوٰۃ کا بہترین مصرف دینی مدارس کے طلبہ، اسلامی کتب کی تدوین، اشاعت و تقسیم دینی مدارس کو زکوٰۃ دینے والے زکوٰۃ کے فرض سبکدوشی کے علاوہ بہترین صدقہ جاریہ میں بھی حصہ دار ہو جاتے ہیں۔

3۔ گھریلو اور دفتری ملازمین جو واقعی مستحق زکوٰۃ بھی ہوں، کو زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر، دینا درست ہے، لیکن اس رقم کو تنخواہ کے حساب میں نہیں دیا جا سکتا۔

******

اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات

سید اظہار اشرفی

شرع میں اعتکاف کا معنی ہے الاقامۃ فی المسجد یعنی مسجد میں ٹھہرنا۔
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ یعنی جب کہ تم اعتکاف بیٹھے ہو مسجدوں میں۔ مفسرین اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں عاکفون کا مطلب مسجد میں ٹھہرنے والے ہیں جو مسجد سے بغیر حاجتِ شرعی نہیں نکلتے، جب ایک شخص اعتکاف کی نیت سے بیٹھتا ہے تو وہ دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اللہ کی یاد میں مگن رہتا ہے اور اللہ کو راضی کرنے میں لگ جاتا ہے۔ ایک سائل کی طرح اپنے مالکِ حقیقی کے دربار میں اس نیت پر پڑا رہتا ہے کہ مالکِ حقیقی سے گناہوں کی بخشش اور جہنم سے خلاصی کا مژدہ جانفزاں لے کر لوٹوں گا۔

حضرت عطا خراسانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جو کسی سخی سے بھیک لینے کے لئے اس کے دروازہ پر اس وقت تک بیٹھا رہتا ہے جب تک وہ مجھے بھیک نہیں دے گا میں یہاں سے نہیں لوٹوں گا۔ بالکل اسی طرح جو شخص مسجد میں اعتکاف کرتا ہے وہ بھی اللہ کے دربار میں ایک سائل کی طرح اسی آس پر بیٹھا رہتا ہے جب تک تو مجھے نہیں بخشے گا میں نہیں لوٹوں گا۔

اعتکاف کی اہمیت اس بات سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کو اعتکاف کرنے والوں کے لئے مسجد صاف کرنے کا حکم دیا۔
ترجمہ: اور ہم نے ابرہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو

طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے پاک کردو۔

اللہ کے دین کا طالب اس مقصد کے ساتھ دس دن کے اعتکاف کی نیت سے بارگاہِ الٰہی سے لو لگا لیتا ہے کہ اس نور کو حاصل کرے گا کہ جس سے اس کے اعضاء عبادت کے سلسلے میں اس کے معاون و مددگار بنیں۔ معتکف کا دنیا سے تنہائی اختیار کرنا، دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا، پھر اللہ کے دربار پر سائل بن کر بیٹھنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ زہد و تقویٰ اختیار کرنا چاہتا ہے اور زاہد و متقی بننا چاہتا ہے۔

اعتکاف سے متعلق احادیث مبارکہ:

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم ﷺ اپنے وصال مبارک تک رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات اعتکاف کرتی تھیں۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ پر ہر سال قرآن پیش کیا جاتا تھا، پھر جس سال آپ کا وصال ہوا اس میں دو مرتبہ آپ پر قرآن پیش کیا گیا اور آپ ہر سال رمضان کے دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے اور جس سال آپ نے وصال فرمایا اس میں بیس دن اعتکاف کیا۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ پھر آپ نے ایک سال اعتکاف نہ کیا تو دوسرے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز پڑھتے پھر آپ جائے اعتکاف میں داخل ہو جاتے۔

اعتکاف کی اقسام:

اعتکاف کی تین اقسام ہیں:

اول: واجب اعتکاف، دوم: سنت مؤکدہ علی الکفایہ، سوم: نفلی اعتکاف

اول: واجب اعتکاف: یہ اعتکاف کی وہ قسم ہے جو منت یا نذر کے سبب واجب ہوتی ہے، نذر چاہے نذرِ مطلق ہو یا نذرِ معلق، نذرِ مطلق سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص یہ کہے کہ میں اللہ کے لئے دو یا تین دن کا اعتکاف بیٹھوں گا جب کہ نذرِ معلق سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ اگر میرا فلاں مریض شفایاب ہوگیا تو میں دو یا تین دن کا اعتکاف بیٹھوں گا۔

واجب اعتکاف کی نیت: نویت الاعتکاف المنذور من الیوم الی یوم کذا

ترجمہ: میں اعتکاف منذور (جس کی نذر مانی جائے) کی نیت کرتا ہوں آج سے فلاں دن تک۔

دوم: سنت مؤکدہ علی الکفایۃ: یہ اعتکاف کی وہ قسم ہے جو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بیس رمضان المبارک کے دن غروبِ آفتاب سے عید کا چاند نظر آنے تک ہے۔ احادیث میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

مسنون اعتکاف کی نیت: نویت اعتکاف العشرۃ الاخیرۃ من شھر رمضان

ترجمہ: میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں رمضان کے آخری عشرہ کی۔

سوم: نفلی اعتکاف: یہ اعتکاف کی وہ قسم ہے جس میں وقت کی کوئی قید نہیں، نفلی اعتکاف ایک منٹ کا بھی ہوسکتا ہے مثلاً مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ایک، دو یا زائد لمحے قیام کیا اور پھر باہر نکل گیا، یہ نفلی اعتکاف کہلائے گا۔

نفلی اعتکاف کی نیت: نویت الاعتکاف یا نویت الاعتکاف مادمت فیه

ترجمہ: میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں یا یوں کہے میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں جب تک میں مسجد میں ہوں۔

لیلۃ القدر کی تلاش

مولانا محمد خالد محمود شامی

الحمد لله القادر! ذي القلم والقدر، والصلاة والسلام على ذي الجاه عنده والقدر، وعلى آله وصحبه السائلين عن ليلة القدر، جعلنا الله بها من أصحاب خير القدر، وبعد!

اللہ رب العزت جب کسی بندے کیلئے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے نیک اعمال کی توفیق مرحمت فرما کر نیک اعمال کے لئے مواقع میسر فرماتا ہے، نیک اعمال کے صلے میں اجر وثواب خیر وبرکت اور مغفرت کے انعامات عطا فرما کر بندے کے درجات کو بلند فرماتا ہے، کہ بندہ جب اپنے رب سے ملے تو گناہوں سے پاک وصاف ہو اور باری تعالی کی جنتوں میں طیب وطاہر داخل ہو۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان اُسی اعلیٰ مقصد کے حصول کی طرف رہنمائی فرماتا ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی اگر کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اُسے استعمال فرماتا ہے، کہا گیا کہ اُسے کیسے استعمال کیا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت سے قبل اُسے نیک اعمال کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے یوں تو ہر وقت کھلے رہتے ہیں مگر اُس کی خاص نعمتوں اور کرم نوازی کے مخصوص دروازے مخصوص اوقات میں کھلا کرتے ہیں جیسے رات کے پچھلے پہر، یا ہر ایک روز میں ساعت (گھڑی یا لمحہ) ایسی ہوتی ہے کہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے، اِن مخصوص اور مبارک اوقات میں ایک مبارک ومخصوص رات لیلۃ القدر بھی ہے جس کے متعلق خود ربِ کریم نے اپنے مبارک کلام میں فرمایا) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۔

ان مبارک ساعتوں اور راتوں کی اہمیت وفضیلت کے پیش نظر حضورِ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان مبارک کے دن اور رات میں اللہ تبارک وتعالی (بے شمار) لوگوں کو جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے اور ہر مسلمان کیلئے ہر روز ایک مقبول دعا ہے، (یعنی روزہ دار مسلمان کی ماہ رمضان المبارک کے ہر دن میں ایک جائز دعا ضرور کی جاتی ہے)۔

اعمالِ صالحہ کرنے کے بعد بندہ جب رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر عاجزی

وانکساری سے اس مبارک رات میں سراپا دعا ہوتا ہے تو انعاماتِ الٰہیہ سے اس طرح سرفراز ہوتا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک کی پہلی رات اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اگر اللہ کریم اپنے بندے کو نگاہِ رحمت سے دیکھ لے تو پھر اُس کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ ہر روز لاکھوں لوگوں کو جہنم کے عذاب سے رہائی عطا فرماتا ہے، پس جب رمضان المبارک کی انتیسویں شب آتی ہے تو پورے ماہِ رمضان میں آزاد کردہ لوگوں کے برابر اِس رات میں آزاد فرماتا ہے، اور شبِ قدر میں رب تعالیٰ نور کی ایسی تجلی فرماتا ہے کہ کوئی اس کی صفت بیان نہیں کرسکتا، فرشتے کانپنے لگتے ہیں (آئندہ روز بندوں کیلئے عید ہے) پھر فرشتوں سے فرماتا ہے: اے فرشتو! اگر کوئی مزدور اپنی ذمہ داری پوری طرح انجام دے تو اس کا صلہ کیا ہوتا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اسکی مزدوری ادا کی جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم گواہ رہو کہ میں نے انہیں بخش دیا۔

پیارے حبیب ﷺ سے صحابہ کرام نے اس مبارک شب کی نشانیوں کے متعلق سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں اکیسویں یا تیئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں یا رمضان کی آخری شب، جو یقین واخلاص کے ساتھ اس میں عبادت کیلئے کھڑا ہو اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، یہ منور، معتدل، پرسکون شب ہے چاندنی رات کی طرح، اس رات صبح تک تارے نہیں ٹوٹتے، وقتِ طلوع سورج کی روشنی میں تپش نہیں ہوتی گویا وہ چودھویں کا چاند ہو اور اُس روز شیطان اُسکے ساتھ ظاہر نہیں ہوسکتا۔ ایسا نہیں ہے کہ لیلۃ القدر کسی رمضان میں ہو اور کسی میں نہ ہو، نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے ارشاد فرمایا: لیلۃ القدر ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

نیز فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں ڈھونڈو۔

سیدہ عائشہ فرماتی ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو۔

رسول اکرم ﷺ کی رمضان کریم میں کیفیت عبادت اور معمولات کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: رمضان المبارک کا عشرہ آتے ہی نبی اکرم ﷺ عبادت کیلئے کمر بستہ ہو کر شب بیداری فرماتے اور اہل خانہ کو بھی بیدار فرماتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو یہ مبارک شب نصیب فرمائے اور احسن انداز سے اعتقاد واخلاص کے ساتھ قیام کرنے کی توفیق

عطا فرمائے (آمین)۔

طریقہ نوافل شبِ قدر: (1) دو رکعت، ہر رکعت میں الحمد شریف، اِنَّا اَنزَلنا ایک بار، سورہ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کو شبِ قدر کا ثواب حاصل ہوگا اور ثواب حضرت ادریس، حضرت شعیب، حضرت ایوب، حضرت داؤد، حضرت نوح علیہم الصلوۃ والسلام جیسا عطا ہوگا اور اس کو ایک شہر جنت میں دیا جائے گا جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہوگا۔ (2) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شبِ قدر میں دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد شریف، قُلْ ھُوَ اللّٰہ سات مرتبہ، بعد ختم نماز اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ستر مرتبہ پڑھے تو یہ اپنے مصلے سے نہ اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کی مغفرت فرما دیگا اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کے لیے جنت میں میووں کے درخت لگاتے رہیں محل تعمیر کرتے رہیں، نہریں بناتے رہیں، یہ پڑھنے والا ان کو جب تک اپنی آنکھ سے خواب میں نہ دیکھ لیگا اس وقت تک اس کو موت نہ آئے گی۔ (3) جو شخص چار رکعت پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد شریف ایک بار اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُر اور قُلْ ھُوَ اللّٰہ تین بار پڑھے اس پر موت کی سختی آسان ہوگی، عذابِ قبر اٹھ جائے گا، اس کو جنت میں چار ستون ملیں گے جن کے ہر ستون پر ہزار محل ہونگے۔ (4) جو شخص ستائیسویں شب رمضان کو چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف اِنَّا اَنزَلنا تین بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پچاس مرتبہ بعد ختم نماز سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے جو دعا مانگے قبول ہوگی۔ (5) جو شخص ستائیسویں شب رمضان میں چار رکعت پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد شریف اِنَّا اَنْزَلْنَا ایک بار قل ھو اللہ ستائیس بار پڑھے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے گویا ابھی پیدا ہوا ہے اور اس کو جنت میں ہزار محل ملیں گے۔ (6) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جو شبِ قدر میں بعد نماز عشاء سات مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے ہر مصیبت سے نجات ملے۔ ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دعا کرتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین، نزہۃ المجالس، فضائل الشہور)

شب قدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ

ترجمہ: اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف کردے۔

صدقہ فطر کے مسائل

مفتی منور شاہ سواتی صاحب

رمضان المبارک میں صاحب نصاب حضرات پر صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے اس حوالے سے احادیث مبارکہ اور فقہی مسائل پیش خدمت ہیں:

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان المبارک کے آخر میں فرمایا اپنے روزے کا صدقہ ادا کرو اس صدقہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر فرمایا ایک صاع خرما یا جو یا نصف صاع گیہوں۔(ابوداؤد مشکوۃ شریف ص160)

حدیث: حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوۃ فطر (صدقہ فطر) مقرر فرمائی کہ لغو اور بے ہودہ کلام سے روزہ کی طہارت ہو جائے اور مساکین کے لئے طعام ہو جائے۔(ابوداؤد، مشکوۃ شریف ص160)

حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے بیچ میں رکا رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔(دیلمی خطیب ابن عساکر)

مسئلہ: صدقہ فطر واجب ہے عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا تو اب ادا کر دے ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا۔اب ادا کرنا قضا نہیں بلکہ اب بھی ادا ہے اگرچہ سنت یہ ہے کہ عید کی نماز سے پہلے ادا کر دے۔

مسئلہ: صدقہ فطر شخص (بندے) پر واجب ہے مال پر نہیں۔لہذا اگر کوئی مر گیا تو صدقہ فطر ساقط ہو گیا اس کے مال سے ادا نہیں کیا جائے گا ہاں اگر ورثاء بطور احسان اپنی طرف سے ادا کریں تو ہو سکتا ہے لیکن ان پر جبر نہیں اور اگر وصیت کر گیا ہے تو تہائی مال سے ضرور ادا کیا جائے گا اگرچہ ورثاء اجازت نہ دیں۔

مسئلہ: عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوتا ہے لہذا صبح صادق ہونے

سے پہلے جو کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو صدقہ فطر دینا واجب ہے
مسئلہ: صدقہ فطر ہر آزاد مسلمان مالک نصاب پر جس کا نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو واجب ہے اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے کی کی شرط نہیں۔

نوٹ:

صاحب نصاب اس کو کہتے ہیں کہ اس کے پاس حاجت اصلیہ (رہنے کا مکان، سامان خانہ داری، پہننے کے کپڑے اور دیگر ضروریات کی چیزوں) کے علاوہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اس کی قیمت ہو۔
مسئلہ: نابالغ یا مجنوں اگر مالک نصاب ہیں تو ان پر صدقہ فطر واجب ہے ان کا ولی ان کے مال سے ادا کرے اگر ولی نے ادا نہ کیا اور نابالغ بالغ ہو گیا مجنون کا جنون جاتا رہا تو اب یہ خود ادا کر دیں۔
مسئلہ: صدقہ فطر ادا کرنے کے لئے مال کا باقی رہنا بھی شرط نہیں مال ہلاک ہونے کے بعد بھی صدقہ فطر واجب رہیگا ساقط نہ ہوگا بخلاف زکوۃ وعشر کے کہ یہ دونوں مال ہلاک ہو جانے سے ساقط ہو جاتے ہیں۔
مسئلہ: مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے جب کہ بچہ خود صاحب نصاب نہ ہو ورنہ اسی کے مال سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔ اور مجنون اولاد اگرچہ بالغ ہو جب کہ غنی نہ ہو تو اس کا صدقہ فطر اس کے باپ پر واجب ہے اور غنی ہو تو خود اس کے مال سے ادا کیا جائے جنون خواہ اصلی ہو یعنی اصلی حالت میں بالغ ہوا یا بعد کو عارض ہوا دونوں کا ایک حکم ہے۔
مسئلہ: صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں اگر کسی عذر، سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی صدقہ فطر واجب ہے۔
مسئلہ: نابالغ لڑکی جو اس قابل ہے کہ شوہر کی خدمت کر سکے اس کا نکاح کر دیا اور شوہر کے یہاں اسے بھیج بھی دیا تو کسی پر اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں شوہر پر نہ باپ پر، اور اگر قابل خدمت نہیں یا شوہر کے یہاں اسے بھیجا نہیں تو بدستور (باقاعدہ) باپ پر صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ پھر یہ سب اس وقت ہے کہ لڑکی خود مالک نصاب نہ ہو ورنہ بہر حال اسکا صدقہ فطر اس کے مال سے ادا کیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر کسی بچوں کا باپ نہ ہوتو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ فطر دینا واجب ہے۔

مسئلہ: ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ: اپنی عورت (بیوی) اور عاقل، بالغ اولاد کا فطرہ شوہر اور باپ کے ذمہ نہیں اگرچہ اس کے نفقات اس کے ذمہ ہوں۔

مسئلہ: اگر کسی نے اپنی بیوی اور بالغ اولاد کا صدقہ فطر ان کی اجازت کے بغیر ادا کر دیا تو اس شرط پر ادا ہو گیا کہ یہ اولاد اس کے عیال میں ہو یعنی اس کا نفقہ وغیرہ اس کے ذمہ ہو ورنہ اولاد کی طرف سے بغیر اجازت کے فطرہ ادا نہ ہوگا۔ اور عورت نے اگر شوہر کا فطرہ بغیر اجازت کے ادا کر دیا تو ادا نہ ہوا۔

مسئلہ: ماں باپ، دادا، دادی، نابالغ بھائی اور دیگر رشتہ داروں کا صدقہ فطر اس کے ذمہ نہیں اور بغیر اجازت کے ادا بھی نہیں کر سکتا۔

صدقہ فطر کی مقدار:

صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا دو کلو (نصف صاع) دیا جائے اور افضل یہ ہے کہ اس کی قیمت دے دے مگر عدم دستیابی کے وقت پھر خود ان کا دینا قیمت دینے سے افضل ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی صدقہ فطر میں چاول، باجرہ یا اور کوئی غلہ دینا چاہے تو اس کا اندازہ دو کلو گندم یا اس کے آٹے کی قیمت سے لگا دے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص صدقہ فطر جلدی ادا کرنا چاہے اگرچہ رمضان المبارک سے بھی پہلے ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ: ایک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے اور چند مساکین کو دے دیا جب بھی جائز ہے، یوہیں ایک مسکین کو چند شخصوں کا فطرہ دینا بھی بالاتفاق جائز ہے اگرچہ سب فطرے ملے ہوئے ہوں۔

فلسفہ عیداور نماز عید کا طریقہ سنت مطہرہ کی روشنی میں

مفتی محمد عاصم

قلب وروح کی پاکیزگی ،لباس وبدن کی طہارت اور تمام مسلمانوں کا اسلامی اخوت واتحاد کے جذبے سے سرشار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانہ بندگی کا اظہار کرنے کو''عید'' کہتے ہیں ،اوراصل ''عید'' تو یہ ہے کہ اس دن اپنی تمام خوشیوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کوشامل کریں،ان کے دکھوں کوآپس میں بانٹ لیں۔۔۔۔۔!

عید کا معنی ومفہوم :

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ عید کواس لیے عید کہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر سال اس دن اپنے بندوں پر انواع واقسام کے احسانات لوٹا تا ہے،اوراس دن فرح،سروراورنشاط وانبساط منانا لوگوں کی عادت ہے۔

عیداور عبادتِ الٰہی:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: جوعیدین کی راتوں میں قیام کرے،اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔

اسلام اور آغاز عید :

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے ،اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دودن خوشی کرتے تھے،فرمایا: یہ کیا دن ہیں؟لوگوں نے عرض کی ،جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے،فرمایا:اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دودن تمہیں دیئے،عیدالاضحیٰ اورعیدالفطر کے دن۔

وہ تہوار جو اہل مدینہ اسلام سے پہلے عہد جاہلیت میں عید کے طور پر منایا کرتے تھے وہ

''نوروز'' اور ''مہرجان'' کے ایام تھے، رسول اللہ ﷺ نے یہ تہوار منانے سے منع فرمادیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں اپنے خصوصی انعام واکرام کے طور پر عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے مبارک ایام مسلمانوں کو عطا فرمائے ہیں۔

یوم عید کے مستحبات :

(۱) حجامت بنوانا، (۲) ناخن ترشوانا، (۳) غسل کرنا،

(۴) مسواک کرنا، (۵) اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا ہوا،

(۶) انگوٹھی پہننا (چار ماشہ چاندی ایک نگینے کے ساتھ)، (۷) خوشبو لگانا،

(۸) صبح کی نماز مسجد محلّہ میں پڑھنا، (۹) عیدگاہ جلد چلا جانا،

(۱۰) نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا، (۱۱) عیدگاہ کو پیدل جانا (۱۲) دوسرے راستہ سے واپس آنا، (۱۳) نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھا لینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے، نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب کیا جائے گا،

(۱۴) خوشی ظاہر کرنا، (۱۵) کثرت سے صدقہ کرنا، (۱۶) عیدگاہ کو اطمنیان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا، (۱۷) آپس میں مبارک باد دینا مستحب ہے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔

نمازِ عید کے شرعی مسائل :

(۱): سواری پر جانے میں بھی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سواری پر آنے میں حرج نہیں۔

(۲): نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے عیدگاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں، یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو نماز ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے، یہ احکام خواص کے ہیں عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ

میڈیکل کی سہولیات

دلشاد بیگم فاؤنڈیشن

ضرورتمند اور مستحقین کے علاج و معالجہ کے لیے تعاون کی اپیل ہے

Dilshad Begum Foundation

2-C Highland Traders Sunset Lane-3 Phase II Ext. DHA Karachi-0347-2027907-021-35395928

Email: dbf.sep@gmail.com website: www.dbf.org.pk

نماز عید سے پہلے عید گاہ میں انہیں منع نہ کیا جائے۔

(۳): امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں۔

(۴): امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر کہے۔

(۵): پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قرأت شروع کر دی، تو قرأت کے بعد کہہ لے اور قرأت کا اعادہ نہ کرے۔

(۶): امام نے تکبیراتِ زوائد میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔

نماز عید کا طریقہ:

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے، تکبیر تحریمہ کے بعد پہلے ثناء (سبحانک اللّٰھم) پڑھیں، ثناء کے بعد تین زائد تکبیریں کہیں، پہلی اور دوسری تکبیر پر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیں، تیسری تکبیر پر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھ لیں، اسکے بعد امام تعوذ تسمیہ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر کے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگا۔

دوسری رکعت میں پہلے امام فاتحہ اور سورۃ پڑھے گا، رکوع سے پہلے امام اور مقتدی سب تین زائد تکبیریں کہیں ہر بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیں پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کرے اور نماز آخر تک پوری کر کے سلام پھیر دیں۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں، تین پہلی قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قرأت کے بعد، اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھ تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی مقدار میں وقفہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰك۔

شوال المکرم کے روزے

محمد صدیق

ماہ شوال میں چھ روزے رکھنا اگرچہ شرعاً سنت غیر مؤکدہ (مستحب) ہے یعنی رکھیں تو ثواب ہے کیونکہ احادیث میں انکی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے لیکن اگر کوئی نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں۔ اگرچہ بعض علمائے احناف نے ان روزوں کو مکروہ بھی لکھا ہے لیکن اس کراہت کی وجہ اور علت یہ ہے کہ بعض لوگ ان روزوں کو بھی رمضان کے روزوں کی طرح فرض سمجھ لیتے ہیں اور ہر سال رکھنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر نہیں رکھیں گے تو گناہ ہوگا۔ لہذا اگر ان روزوں کو فرض نہ سمجھا جائے اور نہ رکھنے والوں کو معیوب نہ سمجھا جائے اور عید کے دن روزہ نہ رکھا جائے تو اس میں کوئی ممانعت نہیں کہ شوال کے چھ روزے عید کے دن کے بعد مسلسل یا الگ الگ ایام میں رکھے جائیں بلکہ یہ مستحب اور اچھا عمل ہے، ہر سال رکھنے والا گویا عمر بھر کا روزہ دار کہلائے گا۔

امام مسلم روایت فرماتے ہیں:

عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ ﷺ قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال کان کصیام الدھر۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستہ من شوال اتباعا لرمضان، ج 1، ص 369، نور محمد کارخانہ کراچی)

حضرت ابو ایوب انصاری روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ روزے شوال میں رکھے تو اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسے اس نے دہر (عمر بھر) کے روزے رکھے۔

امام نسائی روایت کرتے ہیں:

عن ثوبان ان رسول اللہ ﷺ قال صیام شهر رمضان بعشرة اشهر و صیام ستۃایام من شوال بشهرین فذالک صیام سنۃ۔

(السنن الکبری للنسائی، کتاب الصوم، باب صیام ستۃ ایام من شوال، ج3،ص239، موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

حضرت ثوبان روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں اور شوال کے چھ روزے دو مہینوں کے برابر ہیں پس یہ پورے سال کے روزے ہو گئے۔

درج بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کا اتنا ثواب ہے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہیں۔ جن علماء نے اس کو مکروہ لکھا اس کے بارے میں علامہ علاء الدین کاسانی حنفی لکھتے ہیں:

ومنها إتباع رمضان بست من شوال كذا قال أبو يوسف: كانوا يكرهون أن يتبعوا رمضان صوما خوفا أن يلحق ذلك بالفرضية۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصوم، فصل شرائط انواع الصیام، ج2،ص78، دار الکتب العلمیۃ)

(ان مکروہ روزوں) میں سے رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے ہیں، جیسا کہ امام ابو یوسف کا قول ہے: وہ (علماء) اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ رمضان کے روزوں کے فوراً بعد روزے رکھے جائیں، اس خوف سے کہ کہیں ان کو فرض کے ساتھ نہ ملا لیا جائے۔ (یعنی رمضان کی طرح فرض نہ جان لیں)

علامہ أبو المعالی برہان الدین محمود حنفی لکھتے ہیں:

صوم ست من شوال مكروه عند أبي حنيفة رحمه الله متفرقاً كان أو متتابعاً. وقال أبو يوسف: كانوا يكرهون أن يتبعوا رمضان صياماً خوفاً من أن يلحق بالفريضة. وعن مالك قال: ما رأيت أحداً من أهل الفقه

يصومها، ولم يبلغنا عن أحد من السلف. قال: وكان أهل العلم يكرهون ذلك، ويخافون أن يلحق برمضان ما ليس منه إذا رأوا في ذلك رخصة عند أهل العلم، ورأوهم يفعلون ذلك. فلفظ مالك ولفظ أبي يوسف دليل على أن الكراهة في حق الجهال الذين لا يميزون.وعن أبي يوسف أنه قال: أكره متتابعاً ولا أكره متفرقاً. ومن المشايخ من قال: ينبغي للعالم أن يصوم سراً، وينهى الجهال عنه. وذكر شمس الأئمة الحلواني في شرح كتاب الصوم: كراهية. وفي نسخة أخرى لشمس الأئمة رحمه الله أن الكراهة في المتصل برمضان، أما إذا أكل بعد العيد أياماً، ثم صام لا يكره بل يستحب۔

(المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی،کتاب الصوم،الفصل الثامن فی بیان الأوقات التی یکرہ فیہا الصوم،ج3،ص362،ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

شوال کے چھ روزے امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہیں، چاہے الگ الگ رکھے جائیں یا ایک ساتھ رکھ لئے جائیں اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں: وہ (سلف) اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ رمضان کے روزوں کے فوراً بعد روزے رکھے جائیں، اس خوف سے کہ کہیں ان کو فرض کے ساتھ نہ ملا لیا جائے۔امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نے کسی فقیہ کو نہیں دیکھا کہ اس نے یہ روزے رکھے ہوں، نہ ہی سلف میں سے کسی کا عمل ہم تک پہنچا ہے، امام مالک کہتے ہیں کہ اہل علم ان روزوں کو اس لئے مکروہ جانتے تھے کہ وہ ڈرتے تھے کہ جب علماء ان روزوں کی اجازت دیں گے اور خود بھی رکھیں گے تو لوگ رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ ان روزوں کو بھی ملا لیں گے جو رمضان کے روزے نہیں ہیں۔امام مالک اور امام ابو یوسف کا قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شوال کے روزوں کی کراہت ان لاعلم حضرات (عوام) کے لئے ہے جو (فرض اور غیر فرض میں) تمیز نہیں کر سکتے۔امام ابو یوسف

فرماتے ہیں کہ میں شوال کے روزوں کو مسلسل رکھنا مکروہ جانتا ہوں اور الگ الگ رکھنا مکروہ نہیں جانتا۔ مشائخ میں سے بعض نے فرمایا ہے کہ عالم کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان روزوں کو پوشیدہ رکھے اور جاہلوں کو اس سے منع کرے۔ شمس الائمہ امام حلوانی کتاب الصوم کی شرح میں بیان کرتے ہیں کہ یہ روزے مکروہ ہیں اور امام حلوانی کے دوسرے نسخے میں ہے کہ رمضان کے ساتھ متصل (یہ روزے) رکھنا مکروہ ہیں، ہاں اگر اس نے عید کے بعد چند دن روزے نہ رکھے، پھر بعد میں رکھے تو یہ مکروہ نہیں ہے بلکہ (یہ عمل) مستحب ہے۔

علامہ حصکفی لکھتے ہیں:

(وندب تفریق صوم الست من شوال) ولا یکره التتابع علی المختار خلافا للثانی حاوی. والإتباع المکروه أن یصوم الفطر وخمسة بعده فلو أفطر الفطر لم یکره بل یستحب ویسن۔

(الدر المختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض المبیحۃ، مطلب فی صوم الست من شوال، ج2، ص435، ایچ، ایم، سعید کمپنی کراچی)

شوال کے چھ روزے الگ الگ رکھنا مستحب ہیں، اور مختار قول کے مطابق مسلسل رکھنا بھی مکروہ نہیں۔۔۔اور مسلسل (یہ روزے) رکھنا اس صورت میں مکروہ ہیں کہ عید الفطر کے دن روزہ رکھا جائے اور پانچ اس کے بعد رکھے جائیں، اور اگر عید کے دن روزہ نہ رکھے تو مکروہ نہیں بلکہ (یہ روزے) مستحب اور سنت (غیر موکدہ) ہیں۔

مختصر یہ کہ شوال میں چھ روزے رکھنا سنت غیر مؤکدہ ہیں یعنی رکھیں تو ثواب اور نہ رکھیں تو کوئی گناہ نہیں۔ احادیث میں انکی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ بعض علمائے احناف نے ان روزوں کو جو مکروہ لکھا ہے اس کی وجہ اور علت یہ ہے کہ بعض لوگ ان روزوں کو بھی فرض سمجھ لیتے ہیں اور ہر سال رکھنا ضروری سمجھتے ہیں یا بعض لوگ لاعلمی کی وجہ سے عید الفطر کے دن بھی رکھتے ہیں۔ لہذا اگر ان روزوں کو فرض نہ سمجھا جائے اور عید کے دن روزہ نہ رکھا جائے تو اس میں کوئی ممانعت نہیں بلکہ مستحب اور اچھا عمل ہے۔

ماہ شوال المکرم کی عبادات

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ شوال کا مہینہ برکتوں والا مہینہ ہے۔

ماہ شوال کی عبادات کے بھی بڑے فضائل ہیں۔ باری تعالیٰ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے والے عبادت گزاروں کو فرشتوں کے ذریعہ عید کی رات خوشخبری دیتا ہے کہ میں نے بخش دیا ہے ان لوگوں کو جنہوں نے میری ہدایت پر عمل کیا۔

شوال کے روزے

شوال کے چھ روزے رکھنے سے ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

اسی طرح اس ماہ میں نفل نمازیں پڑھنے کا بھی بے حد ثواب ملتا ہے۔

شوال کی چاند رات کے نفل

ا۔ اول شب ماہ شوال کے بعد نماز عشاء چار رکعت نفل نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص قل ھو اللہ احد (۲۱) مرتبہ پڑھنی ہے۔

فضیلت:

انشاء اللہ العزیز اس نفل نماز کے پڑھنے والے پر باری تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیں گے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیں گے۔

افطاری کی تقسیم
دلشاد بیگم فاؤنڈیشن
ماہِ رمضان المبارک میں مستحقین کو افطار کرائیے
جو ایک روزہ دار کو افطار کرائے، اس کو بھی روزہ دار کے مثل ثواب عطا کیا جاتا ہے (الحدیث)
دلشاد بیگم فاؤنڈیشن کے تحت مستحقین کو افطاری کے پیکٹ فراہم کیے جاتے ہیں، آپ بھی
اس ماہ میں مستحقین کے ساتھ تعاون کیجئے۔
فی افطاری پیکٹ : 200
پورے ماہ کی افطاری فی کس : 5000
Dilshad Begum Foundation
2-C Highland Traders Sunset Lane-3 Phase II Ext.
DHA Karachi-0347-2027907-021-35395928
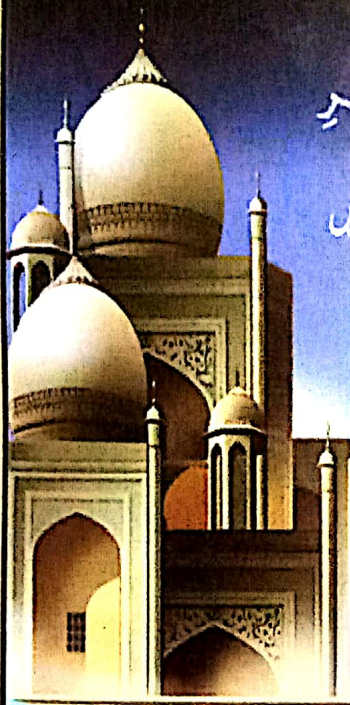
تعمیرِ مساجد

دلشاد بیگم فاؤنڈیشن dbf

مساجد کی تعمیر کے سلسلے میں مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے

Dilshad Begum Foundation

2-C Highland Traders Sunset Lane-3 Phase II Ext.
DHA Karachi-0347-2027907-021-35395928

Email: dbf.sep@gmail.com website: www.dbf.org.pk

اول شب بعد نمازِ عشاء چار رکعت نفل نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص (۳) مرتبہ، سورۃ فلق قل اعوذ برب الفلق (۳) مرتبہ اور سورۃ الناس قل اعوذ برب الناس (۳) مرتبہ پڑھنی ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ○

یوم عید الفطر

جس شخص نے عید کے دن (300) مرتبہ درج ذیل تسبیح پڑھی۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمُ ○

اور اس کا ثواب مسلمان مردوں کی روحوں کو بخش دیا تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں گے اور جب پڑھنے والا کو مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں بھی ایک ہزار نور داخل فرمائیں گے۔

نماز عید الفطر

عید کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ الماعون اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں تو اس کو صدقہ فطر کا ثواب حاصل ہوگا۔

سورۃ الماعون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ○ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۞ وَلَا

يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

عید کے دن بعد نماز ظہر

ماہ شوال کی پہلی تاریخ بعد نمازِ ظہر آٹھ رکعت نفل نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں

سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص (25) مرتبہ پڑھے۔

بعد سلام ستر (۷۰) مرتبہ درود شریف اور ستر (۷۰) مرتبہ استغفار کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فضیلت باری تعالٰی اس نفل نماز کی برکت سے اس کی ستر حاجتیں پوری کرے گا اور اس کے

لیے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔ (رسالہ فضال الشہور)

شوال المکرم کی دوسری تاریخ

ماہ شوال المکرم کی دوسری تاریخ سے چھ روزے رکھنے کی بہت ہی فضیلت ہے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ ان روزوں کا ثواب ہرزار روزوں کے ثواب کے

برابر ہے اور شوال کے چھ روزے رکھنے والے کے نامہ اعمال میں بے شمار

نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگی۔

****

اوقاتِ سحر و اِفطار برائے

KARACHI

افطار اوقات	سحر اوقات	رمضان	دن	تاریخ
7:16 PM	4: 17AM	1	ہفتہ	27/05/2017
7:16 PM	4: 16AM	2	اتوار	28/05/2017
7:17 PM	4: 16AM	3	پیر	29/05/2017
7:17 PM	4: 15AM	4	منگل	30/05/2017
7:18 PM	4: 15AM	5	بدھ	31/05/2017
7:18 PM	4: 15AM	6	جمعرات	01/06/2017
7:19 PM	4: 14AM	7	جمعہ	02/06/2017
7:19 PM	4: 14AM	8	ہفتہ	03/06/2017
7:19 PM	4: 14AM	9	اتوار	04/06/2017
7:20 PM	4: 14AM	10	پیر	05/06/2017
7:20 PM	4: 14AM	11	منگل	06/06/2017
7:21 PM	4: 13AM	12	بدھ	07/06/2017
7:21 PM	4: 13AM	13	جمعرات	08/06/2017
7:22 PM	4: 19AM	14	جمعہ	09/06/2017
7:22 PM	4: 13AM	15	ہفتہ	10/06/2017
7:23 PM	4: 13AM	16	اتوار	11/06/2017
7:23 PM	4: 13AM	17	پیر	12/06/2017
7:23 PM	4: 13AM	18	منگل	13/06/2017
7:24 PM	4: 13AM	19	بدھ	14/06/2017
7:24 PM	4: 13AM	20	جمعرات	15/06/2017
7:24 PM	4: 13AM	21	جمعہ	16/06/2017
7:24 PM	4: 13AM	22	ہفتہ	17/06/2017
7:25 PM	4: 13AM	23	اتوار	18/06/2017
7:25 PM	4: 14AM	24	پیر	19/06/2017
7:25 PM	4: 14AM	25	منگل	20/06/2017
7:25 PM	4: 14AM	26	بدھ	21/06/2017
7:26 PM	4: 14AM	27	جمعرات	22/06/2017
7:26 PM	4: 14AM	28	جمعہ	23/06/2017
7:26 PM	4: 15AM	29	ہفتہ	24/06/2017
7:26 PM	4: 15AM	30	اتوار	25/06/2017

موسوعة السيرة النبوية

Reg. No. KAR 090/2013/14

DILSHADBEGUM
FOUNDATION
Seerat Research Center

دلشاد بیگم فاؤنڈیشن کا قیام خدمت خلق کے جذبہ کے تحت عمل میں آیا ہے۔ 2014ء کے اوائل میں سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ ACT KAR 090/2013/14 کے تحت بطور فلاحی ادارہ کے اس کی بنیاد رکھی گئی۔

ہمارا عزم

دلشاد بیگم فاؤنڈیشن کا پختہ عزم ہے کہ معاشرہ کے تمام محروم، مجبور، مفلوک الحال، محتاج اور ضرورتمند افراد کی تکالیف اور دکھ درد کو دور کرنے کیلئے بھرپور اور ہرممکن کوشش کرنا ہے۔

ہمارا وژن

ہرممکن کوشش کرکے محروم طبقات کو بہتر سہولیات وضروریاتِ زندگی کی فراہم ہمارا مطمحِ نظر ہے۔

ہمارا دائرہ کار

دلشاد بیگم فاؤنڈیشن درج ذیل شعبہ جات میں کام کررہی ہے۔

- تعلیم
- روزگار
- طبی امداد
- ماہانہ راشن
- حادثاتی امداد
- جہیز کی فراہمی

رکنیت:

DBF کی رکنیت ایسے تمام حضرات وخواتین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ جو فاؤنڈیشن کے ساتھ اخلاقی، مالی، رضاکارانہ یا کسی اور شکل میں تعاون کرنے پر تیار ہوں۔ آپ رکنیت فارم کو فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ www.dbf.org.pk یا ہمارے نمائندے سے حاصل کرکے ہماری ٹیم کا حصہ بن سکتے ہیں۔

اکاؤنٹ ٹائٹل:

دلشاد بیگم فاؤنڈیشن میزان بینک برانچ، فیز 2 ایکسٹینشن، اکاؤنٹ نمبر: (0115)010-131-6232

2-C, 2nd floor, Highland Traders Building Sunset Commercial Lane,
Street No. 6, DHA, Phase II Ext. Karachi, Pakistan.

PH: 0092 21 35395928